فتاویٰ مفتی محمود

جلد اول

فقیہِ ملت مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان۔

متصل مسجد پائلٹ ہائی سکول، وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۲_۵۴۴۲۹۰۱_۰۴۲

Fatawa Mufti Mahmood Vol.1
By
Maulana Mufti Mahmood
ISBN : 969-8793-19-4

قانونی مشیر : سیّد طارق ہمدانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

ضابطہ

نام کتاب	:	فتاویٰ مفتی محمود (جلد اوّل)
اشاعتِ اوّل	:	جولائی ۲۰۰۱ء
اشاعتِ ہفتم (جدید)	:	مارچ ۲۰۱۰ء
ناشر	:	محمد ریاض درانی
بہ اہتمام	:	محمد بلال درانی
سرورق	:	جمیل حسین
کمپوزنگ	:	رشید احمد صدیقی
مطبع	:	اشتیاق اے مشتاق پریس، لاہور
قیمت	:	-/500 روپے
شوروم	:	رحمٰن پلازہ مچھلی منڈی اُردو بازار، لاہور

انتساب

والدِ مکرم

اُستاذ العلماء

حضرت مولانا مہابت خان رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

(۳) جو اہل کتاب سماوی مذہب اور کتاب کا معتقد ہو گو عامل بالکتاب نہ ہو اس ذبیحہ جب کہ تکبیر سے ہو جائز اور حلال ہے[۱]۔ البتہ جو باوجود اس قوم میں سے ہونے کے کسی کتاب سماوی کے اعتقاد کا التزام نہ رکھیں جیسے آج کل بعض کی حالت ہوگئی ہے تو ان کا حکم اہل کتاب کا سا نہ ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اَغِثْنَا یَا مُحَمَّدُ کہنے کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ذیل مسئلہ کہ چار یار یا ائمہ کرام نے کبھی اپنی عمر میں اغثنا یا محمد یا محمد المدد کہا ہے تفصیلی طور پر احادیث کا حوالہ عنایت فرمادیں۔

﴿ج﴾

کسی صحیح روایت میں صحابہ، تابعین اور ائمہ دین سے اَغِثْنَا یَا مُحَمَّدُ۔ یا محمد المدد ثابت نہیں۔ بلکہ ان الفاظ کا استعمال جائز بھی نہیں اگر عقیدہ حاضر و ناظر کے ساتھ ہو[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنے کا عقیدہ

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین ایسے شخص کے متعلق جو کہتا ہے آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان و مایکون کا اور حاضر ناظر سمجھتا ہے، نذر نیاز غیر اللہ کا بھی قائل ہے۔ باوجود سمجھانے کے بھی اپنی ہٹ

---

۱) كما في القرآن الكريم، وطعام الذين اوتو الكتاب حل لكم، سورة مائدة آيت ٥۔
وهكذا في رد المحتار، وكذا حل ذبيحتهم، كتاب النكاح مطلب في وطي السراري ج ٤ ص ١٣٣، طبع مكتبه رشيديه كوئٹه۔
كما في الهندية، وتوكل ذبيحة اهل الكتاب ويستوى فيه اهل الحرب وغيرهم (الخ) كتاب الذبائح الباب الاول في ركنه وشرطه، ج ٥ ص ٢٨٥، طبع مكتبه علوم اسلاميه۔
۲) كذا في رد المحتار ورجحه في فتح القدير بان القائل بذلك طائفتان من اليهود والنصارى انقرضوا لا كلهم (الخ) كتاب النكاح، مطلب في وطي السراري ج ٤ ص ١٣٣، مكتبه رشيديه كوئٹه
۳) اياك نستعين فاتحة آيت ٤، كما في جامع الترمذي عن ابن عباس رضي الله عنهما ...... اذا سالت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله (الخ) ابواب صفة القيامة ج ٢ ص ٧٨، طبع ايچ ايم سعيد كراتشي۔

دھری سے باز نہیں آتا اور اپنے عقیدہ پر مضبوط رہتا ہے اور ساتھ ہی کلمہ شریف پڑھتا ہے کیا یہ شخص یا ایسا عقیدہ رکھنے والے اشخاص مشرک ہیں یا نہیں؟! اگر مشرک ہیں تو پھر مرتدین کی صف میں شمار ہوں گے اور ان کا ذبیحہ حرام ہوگا یا باوجود مشرک ہونے کے اہل کتاب کا حکم رکھتے ہیں۔ بینوا بالدلائل جزاکم اللہ۔

(۲) توسل بالاحیاء والاموات جائز ہے یا نہ۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر قابل توضیح یہ بات ہے کہ توسل بالاحیاء والاموات برابر ہے یا فقط یہ صورت جائز ہے کہ جو نیک لوگ زندہ ہیں۔ ان کے پاس جا کر ان سے بارگاہ ایزدی میں دعا کی درخواست کی جائے۔ یا بحرمت فلاں بطفیل فلاں ببرکت فلاں کہہ کر دعا مانگی جائے۔ جو صورت جواز ہو اس کو قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کیا جائے۔

(۳) موجودہ ملکی، دینی، اقتصادی حالات کے ماتحت کسی جماعت میں شمولیت کے بغیر انفرادی طور پر دین کے لیے جدوجہد کرنا بہت مشکل ہے موجودہ دور میں ویسے تو کئی ایک جماعتیں حتی المقدور اپنے اپنے اصول کے تحت دین کو فروغ دینے کے مسئلہ میں جانفشانی سے کام کر رہی ہیں۔ مثلاً جماعت تحفظ ختم نبوت، تنظیم اہل سنت والجماعت، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی مگر مؤخر الذکر جماعت کے اصول و ضوابط نظم و نسق اور طریق کار بظاہر اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے لیکن پاکستان کے اکابر علماء کرام میں سے اکثر عالم اس جماعت سے اختلاف رکھتے ہیں مگر پوچھنے اور غور کرنے کے باوجود بھی بظاہر کوئی وجہ اختلاف سمجھ میں نہیں آتی اس لیے یہ مسئلہ ہمارے ذہن میں عقدہ لاینحل بن چکا ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر ہمارے اس عقدہ کو حل فرما کر ہماری پوری رہبری فرمائی جاوے کہ اس وقت کون سی جماعت میں شامل ہو کر کام کیا جائے اگر مؤخر الذکر جماعت سے احتراز کا حکم ہو تو دوسری جماعت کی وجہ ترجیح اور اس کے پورے کے پورے نقائص بالدلائل بیان فرما کر ہماری تشفی فرمائی جاوے۔ بینوا توجروا۔

﴿ج﴾

۱۔ جواب تو یہ ہے کہ آیات واحادیث واقوال فقہاء کثرت سے اس پہ دال ہیں کہ علم غیب کلی ذات باری کا خاصہ ہے[۱]۔ دوسرے کے لیے اس صفت کا ثابت کرنا شرک فی الصفات[۲] ہے۔ نیز نذر کا عبادت ہونا متفق

---

۱) قل لا يعلم من في السموات والارض الغيب الا الله (النحل آيت ٦٥) وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الاهو (الانعام آيت ٥٩) ولله غيب السموات والارض (النحل آيت ٧٧)۔
في صحيح مسلم، فقال قم يا حذيفة تاتنا بخبر القوم (الخ) كتاب الجهاد والسير باب غزوة الاحزاب ج ٢ ص ١٠٧ طبع قديمي كتب خانه كراتشي۔
۲) كما في الفتاوى الولوالجية، من تزوج امراة بشهادة الله ورسوله لا يجوز النكاح وحكى عن ابي القاسم رحمه الله تعالى ان هذا كفر محض لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ يعلم الغيب وهذا كفر، كتاب النكاح الفصل الرابع ج ١ ص ٣٧٤ طبع بيروت لبنان، وهكذا في شرح الفقه الاكبر، فالعلم بالغيب امر تفرد به سبحانه ولا سبيل للعباد اليه الا باعلام منه (الخ) ص ٤٢٢ طبع دار البشائر الاسلامية۔

علیہ ہے اور عبادت کا ذات باری جل مجدہ کے لیے مخصوص ہونا ہی توحید(۱) ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ نذر لغیر اللہ جائز (۲) اور علم غیب غیر اللہ کے لیے بھی ثابت ہے مشرک اور دائرہ اسلام سے خارج (۳) ہے اس کا ذبیحہ حرام ہے (۴)۔ لیکن کسی خاص شخص پر جواب منطبق کرنے کے لیے حد سے زیادہ احتیاط لازم ہے مکمل تحقیق کر کے اس کے تمام اقوال پر غور و خوض کرنے کے بعد ہی کوئی حکم خاص لگایا جاسکتا ہے کسی فرقہ پر من حیث العموم کوئی حکم ہرگز نہ لگاویں من حیث الجماعت یہ بات نہیں۔

(۲) توسل بالذوات والاعمال ہر طرح جائز ہے درحقیقت توسل بالذوات نہیں ہوتا بلکہ ان کے اعمال حسنہ سے متصف ہو کر توسل کا باعث بنتا ہے باعتبار نفس ذات سب انسان برابر ہیں۔ تفاوت باعتبار صفات ہی ہوتا ہے لہٰذا توسل بالذات فی الحقیقت توسل بالصفات ہی ہے جس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں پھر جیسا کہ اپنے اعمال حسنہ سے توسل جائز ہے دوسرے صالحین کے عمل سے بھی جائز ہے۔ موت سے ان کے اعمال حسنہ معدوم نہیں ہو جاتے بلکہ وہ محفوظ ہوتے ہیں لہٰذا توسل بالذوات الاحیاء والاموات جائز ہے۔ بحرمت فلان و برکت فلان کے الفاظ سلف سے عام منقول ہیں بحق فلان کی نہی فقہاء سے منقول ہے لہٰذا یہ لفظ استعمال نہ ہو(۵)۔

(۳) یہ جواب درحقیقت بذریعہ تحریر اس وضاحت کا حامل نہیں ہو سکتا جس کو میں چاہتا ہوں وہاں کے کسی محقق باخبر عالم سے ہی تحقیق فرمالیں اور یہی تردد ہی آپ کے استفتاء کے جواب کی تاخیر کا باعث ہوا جس

---

۱) کما فی رد المحتار، لانہ عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق، کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۳ ص ۴۹۱ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ایضاً فیہ، والنذر للہ عزوجل، ج ۲ ص ۴۹۱، حوالہ بالا۔

۲) واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراہم والشمع والزیت ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقرباً الیہم فھو بالاجماع باطل وحرام (حوالہ بالا)

۳) کما فی شرح الفقہ الاکبر ومنھا ان تصدیق الکاھن والمنجم بما یخبر من الغیب کفر (لقولہ تعالی) قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ (النحل آیت ۶۵) لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول فقد کفر، حکم تصدیق الکاھن ج ۱ ص ۴۱۶ طبع دار البشائر الاسلامیة، وھکذا فی ابی داؤد، کتاب الطب باب فی الکھان ج ۲ ص ۱۸۹، طبع مکتبہ رحمانیہ لاھور۔

۴) کما فی الھندیة، لا توکل ذبیحة اھل الشرک والمرتد کتاب الذبائح ج ۵ ص ۲۸۵ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، کذا فی الشامی کتاب الذبائح ج ۹ ص ۴۹۷، رشیدیہ کوئٹہ۔

۵) کما فی فتح الباری وفیہ استعمال آثار الصالحین ولباس ملابسھم علی جھة التبرک والتیمن بھا کتاب اللباس باب ھل یجعل نقش الخاتم ثلثة اسطر ج ۱۱ ص ۵۰۱۷، طبع دار الفکر بیروت بقیة تخریج کسی کے وسیلہ سے دعا کرنے کے تحت گزر گئی۔

کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ مختصراً عرض ہے شرعی حیثیت سے یہ بات معلوم اور واضح ہے کہ اسلام ایسی جماعت بندیوں کا قائل نہیں ہے جس کا آج رواج عام ہے ہر امر خیر جس پلیٹ فارم پر ہو اس کی تائید اور اس سے تعاون کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے لہٰذا جماعت تبلیغی ہو یا تنظیم اہلسنت ہو یا مجلس ختم نبوت ہو ہر ایک کے کام میں حسب استطاعت موقع پر شامل ہونا چاہیے یہ ضروری نہیں کہ ان کے باقاعدہ نظم میں آپ شامل ہوں۔ البتہ جماعت اسلامی ایک مستقل طرز فکر کی حامل ہے ان میں اصولی خطرات یہ ہیں کہ ان کے مدرسہ خیال میں فقہ، تصوف و ادب مع الاسلاف کو وہ خاص مقام حاصل نہیں ہے جو ہونا چاہیے اگر مدرسہ فکر کی اشاعت عوام الناس میں ہوئی تو قرآن وحدیث سے اپنے زعم وظن کے تحت بلا کسی مقرر کردہ اصول اجتہاد کے ایسے مسائل مستنبط ہوں گے جو اجماع امت کے بھی خلاف ہوں گے خرق اجماع کو کسی مجتہد نے بھی آج تک جائز نہیں کہا میں بہت سے ایسے مسائل کی نشاندہی کرا سکتا ہوں کہ جماعت کے امیر سابق مولانا مودودی صاحب کی جو تحقیقات ہیں وہ خلاف الاجماع ہیں۔ اجماع امت کے خلاف پر کسی شخص کی انفرادی رائے کے قابل تسلیم ہونے سے دین قدیم کی تعبیر کا جو حشر ہوگا وہ آپ پر بھی بشرط غور و خوض مخفی نہ رہے گا۔ البتہ نظام اسلام کا مطالبہ اور اس کے قیام کی جدوجہد ہر مسلمان کا فرض ہے خداوند قدوس مسلمانوں کی حالت پر رحم فرما کر صحیح رہنمائی فرماوے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۱)۔

محمود عفا اللہ عنہ مدرسہ قاسم العلوم شہر ملتان

اولیاء کے مزارات پر چراغاں کرنے کا حکم

﴿س﴾

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) اولیا کے مزار پر جا کر ان سے مراد و حاجت مانگ سکتے ہیں یا نہ؟

(۲) اس طرح کہہ سکتا ہے کہ اے ولی یا اے بابا اٹھ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور میری حاجت کو پورا کر۔ مثلاً دولت، عورت، مقدمہ میں کامیابی، لڑکا، اسی طرح ضروریات زندگی دانت کے درد، کان کا درد، کمر درد وغیرہ۔

(۳) اہل قبور کو اپنا وسیلہ پکڑ سکتے ہیں یا نہ؟ اور یہ ہماری دعائیں اور مرادیں جو ہم چاہتے ہیں اللہ سے پوری کروا سکتے ہیں۔

(۴) اور مراد پوری ہونے پر نذر نیاز کرنا یعنی اولیاء کے مزار پر چراغاں کرنا، موم بتی جلانا، غلاف ڈالنا اور جانور ذبح کرنا جائز ہے یا نہ۔

---

۱) کما فی قولہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان، سورة مائدة آیت